

شعر کی خوبی یہ ہے کہ آئینے جیسی روشن پیشانی والا کوئی محبوب سامنے آتا تو اس میں محبوب حقیقی کے حسن کا عکس نمایاں ہو جاتا اور اس طرح اس کی یکتائی اور بے مثالی قائم نہ رہتی۔ ایسے محبوبوں کا مقابل آنے کی جرأت نہ کر سکتا شاہد حقیقی کی یکتائی کی روشن دلیل ہے۔

۴۔ لغات۔ نازش : فخر۔ شرف۔

ہمنامی چشم خواباں : محبوبوں کی آنکھ کا ہمنام ہونا، یعنی بیمار ہونا۔ چشم محبوب کی ایک صفت بیمار بھی ہے۔ چشم بیمار یعنی نشیلی اور خمار آلود آنکھ۔ اچھا نہ ہو : تندرست نہ ہو۔

شرح :- تیرا بیمار تندرست نہ ہو سکا اور صحت نہ پاسکا تو اس میں کیا برائی ہے؟ کیا یہ شرف اور یہ فخر کم ہے کہ اسے محبوبوں کی آنکھ کی ہمنامی کا مرتبہ مل گیا؟ یعنی ان کی آنکھ کو چشم بیمار کہتے ہیں تو میں بھی بیمار ہوں۔

۵۔ شرح :- جو نالہ دل سے اٹھ کر لب تک نہ پہنچا، وہ سینے کا داغ ہے یعنی سینے کے لیے باعث ننگ ہے۔ جو قطرہ دریا نہ بنا، وہ خاک میں مل کر جذب ہو جائے گا۔

مطلب یہ ہے کہ جو شے اپنے مقصد تک نہ پہنچ سکے، وہ حقیقت کھو بیٹھتی ہے اور مٹ کر رہ جاتی ہے۔ نالے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لب تک پہنچے، یعنی بلند ہو۔ قطرے کی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ دریا میں شامل ہو کر دریا بن جائے۔ اگر نالہ گھٹ کر سینے کے اندر رہ جائے تو وہ اپنی حقیقت کھو کر سینے کا داغ بن جائے گا۔ اسی طرح جو قطرہ دریا میں شامل نہ ہو کر اپنی حقیقت سے محروم ہو جائیگا، اسے مٹی اپنے اندر جذب کر لے گی۔

۶۔ شرح :- جو دکھ درد اور رنج و غم کسی کو نہ ملا، وہ میرے لیے مقتد ہے اور جو فتنہ آج تک کہیں برپا نہ ہوا، وہ میرے کاروبار کے لیے وقف کر دیا گیا۔ یعنی دنیا بھر کے انوکھے دکھ مجھے ملے اور دنیا بھر کے انوکھے فتنے میرے تجھے